یہ باطل قاعدہ ہے!

www.ahlulathar.net

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے اخوان المسلمین کے اس قاعدے کے بارے میں پوچھا گیا جسے حسن البنا[1] نے گڑھا ہے کہ: جس چیز میں ہمارا اتفاق ہے اس میں ہم ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں اور ہم جس چیز میں اختلاف کرتے ہیں اس میں ایک دوسرے کو معذرت خواہ مانتے ہیں[2]۔

---

[1] حسن البنا مصر کی اخوان المسلمین کا بانی تھا۔ علامہ شیخ عبید بن عبداللہ الجابری حفظہ اللہ حسن البنا کی حقیقت اور اس کے اس قاعدے کے بارے میں کہتے ہیں: مثال آخر يقول: **حسن البنا إمام، إمام –يعني– من الأئمة المُجتهدين إنّما عنده أخطاء يسيرة تأويل يسير، وآخر يأتي يُشرِّح لك حركات حسن البنا وُكتبه فيُثبت لك بالدّليل أنّه مُفوّض وأنّه صوفيّ قبوريّ، وأنّه صاحب القاعدة الفاجرة قاعدة المعذرة والتّعاون:"نتعاون فيما اتّفقنا عليه، ويعذُر بعضُنا بعضًا فيما اختلفنا فيه .**

(دوسری مثال: (کوئی) کہتا ہے: حسن البنا امام ہے، یعنی ائمہ مجتہدین میں سے، لیکن بعض معمولی غلطیاں اس سے ہوئی یا معمولی تاویل ہوئی، کوئی اور تمہیں اس (حسن البنا) کی حرکتیں اور کتابیں گناتا ہے، تو تمہارے سامنے یہ بات واضح ہو جائے گی دلیل کی روشنی میں کہ وہ مفوض (تفویض کا عقیدہ رکھنے والا) صوفی قبر پرست تھا۔ اور اسی نے یہ فاجر قاعدۂ معذرت اور تعاون کا (اہلِ باطل کے ساتھ) گڑھا تھا کہ: جس چیز میں ہمارا اتفاق ہے اس میں ہم ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں اور ہم جس چیز میں اختلاف کرتے ہیں اس میں ایک دوسرے کو معذرت خواہ مانتے ہیں۔ (دورۂ بحرین جس میں شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ نے اپنی سیرت بیان کی ہے)

یہ قاعدہ ہے: **نتعاون فيما اتفقنا فيه و نعذر بعضنا بعضا فيما اختلفنا فيه** اسی قاعدے کے تحت اخوان المسلمین اور ان کے علاوہ دیگر اہلِ بدعت کہتے ہیں کہ مخالفین کا رد مت کرو گرچہ یہ عقیدے میں ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس سے امت کا اتحاد ٹوٹتا ہے۔ مگر یہ قاعدہ قرآن، سنت اور اجماعِ امت کے خلاف ہے۔ بلکہ اہلِ باطل کا رد نہ کرنا ان کے باطل افکار وعقائد کے پھیلنے کا سبب ہے جو خود اتحاد کو توڑتا ہے۔ واللہ المستعان

جواب: یہ قاعدہ مسلمانوں کے اتحاد کو توڑتا ہے نہ کہ اس سے وہ جمع ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم زخم کو خراب چھوڑ دیں تو یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ علاج نہیں ہے۔ علاج تو یہ ہے کہ ہم غلطی کرنے والے کی غلطی کو بیان کریں اور جو ٹھیک ہے اس کے صحیح ہونے کو بھی بیان کر دیں اور شبہات کا رد کریں تاکہ (امت کی) صف حق پر متحد ہو جائے۔ عقیدے، مذاہب اور افکار میں اختلاف کی موجودگی میں ایک ساتھ جمع ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اور اگر ہم پھر بھی ایسا کریں گے تو پھر ہم ان کے جیسے ہو جائیں گے جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى

(آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے جدا ہیں)(سورۃ الحشر: ۱۴)

تو یہ ضروری ہے کہ ہم حق پر جمع ہوں اور غلطی کو بیان کریں، اور جس چیز میں ہمارا اختلاف ہے اس میں ایک دوسرے کو ہم معذرت خواہ نہ سمجھیں بلکہ ہم غلطی کو حق بات سے الگ بیان کریں تاکہ غلطی کرنے والا صحیح بات کی طرف پلٹ آئے، اور حق والا اس پر اللہ کی تعریف بیان کرے اور اپنے لئے ثابت قدمی کی دعا کرے، یہ ضروری ہے۔

رہا ہمارا زخم کو خراب ہونے کے لئے چھوڑ دینا! جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

إذا ما الجُرْحُ رُمّ على فَسَادٍ،   تَبَيّنَ فيهِ إهمَالُ الطّبيبِ

(اگر زخم کو خراب رہنے دیا جائے، تو اس سے طبیب کی لاپرواہی واضح ہو جاتی ہے)

تو ضروری ہے کہ ہم ایسے منحرف اور گمراہ افکار کو بیان کر دیں جو مسلمانوں کو نقصان پہنچاتی ہو، اور ہم حق پر جمع ہونے کی اور کتاب وسنت پر جمع ہونے کی ترغیب دلائیں، کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ مسلمان اس کے علاوہ کسی اور چیز پر جمع ہوں۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے:

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۞ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

(اسی (اللہ) نے اپنی مدد سے اور مومنوں سے آپ کی مدد کی ہے۔ اور ان کے دلوں میں باہمی الفت بھی اسی نے ڈالی ہے۔ زمین میں جو کچھ ہے اگر آپ تمام بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دل آپس میں نہ ملا سکتے) (سورۃ الانفال: ٦٢، ٦٣)۔

اور مسلمانوں کے مابین الفت (اور محبت) اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک وہ کتاب و سنت پر، توحید پر اور صحیح عقیدے پر جمع نہیں ہوتے۔ رہا ہمارا اہلِ بدعت کے ساتھ جمع ہونا، سنی کا شیعہ کے ساتھ، قبر پرست مشرک کے ساتھ جمع ہونا تو ایسی ملاوٹ صحیح نہیں۔ یہ صرف جمع کرنا ہے نہ کہ یہ علاج ہے! تو ہمیں چاہیئے کہ ہم حق پر جمع ہوں گرچہ اہلِ حق کم تعداد میں ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ اسی میں خیر اور اسی میں برکت ہے۔ اسلام بھی شروع میں اجنبی تھا اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: **بدأ الإسلام غريباً وسيعود غريباً كما بدأ**

(اسلام شروع ہوا اجنبی اور یہ عنقریب واپس اجنبی ہو جائے گا جیسا یہ شروع میں تھا) (مسلم)

تو اصل اعتبار کثرتِ تعداد اور جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ اصل اعتبار تو حقیقت اور صحیح بات کا ہے گرچہ اہلِ حق کی تعداد قلیل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ انہیں میں خیر و برکت ہے۔

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد